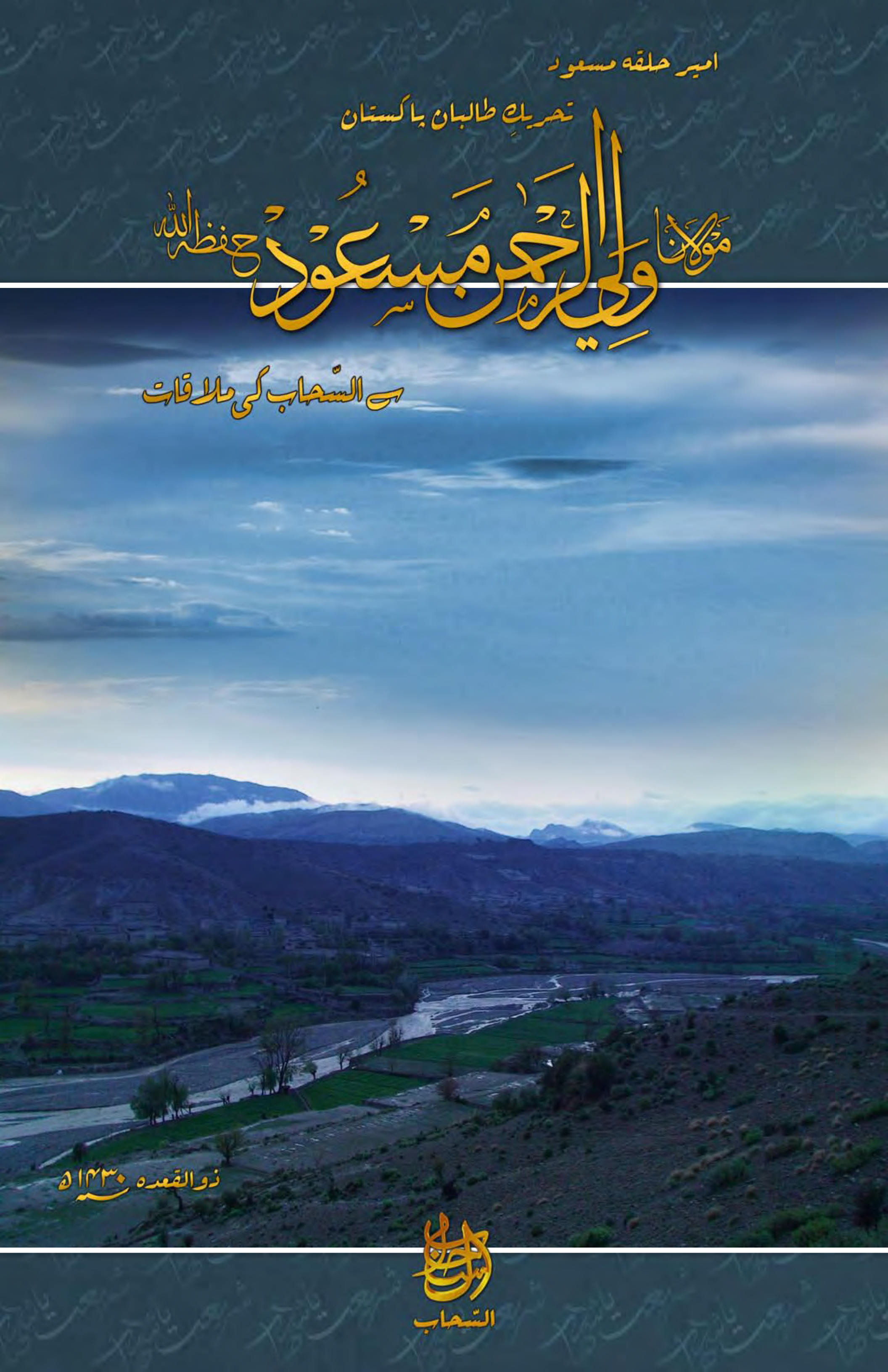

امیر حلقہ مسعود
تحریکِ طالبان پاکستان
مولانا ولی الرحمن مسعود حفظہ اللہ
سے السّحاب کی ملاقات
ذوالقعدہ ۱۴۳۰ھ
السّحاب

بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم

ادارہ السّحاب کی

مولانا ولی الرّحمٰن حفظہ اللہ

(امیر حلقہ مسعود- تحریکِ طالبان پاکستان)

سے ملاقات

ذو القعدہ ۱۴۳۰ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پیش لفظ

شمالی وزیرستان یاوانا کے عام راستوں کی پاکستان کی فوج کے ہاتھوں بندش کی وجہ سے کچے پہاڑی راستوں سے طویل سفر کر کے اگر علاقہ ءمسعود میں داخل ہوا جائے تو یہ دیکھ کر دل میں اچانک خنجر اتر جاتا ہے کہ محلّوں کے محلّے جن میں اب سے چند ماہ قبل لاکھوں انسان آباد تھے ویرانی وتباہ حالی کا نمونہ نظر آتے ہیں۔ پاکستانی افواج کا وحشیانہ فضائی بمباری اور عام آبادیوں پر توپ خانے کے آزادانہ استعمال کے ذریعے عوام الناس کا قتلِ عام گزشتہ پانچ ماہ سے مسلسل جاری ہے۔ بھرے پرُے بازار آج تباہ شدہ کھنڈرات کا منظر پیش کر رہے ہیں۔ صبح وشام اللہ کی یاد سے آباد رہنے والی اُن مساجد کا ملبہ جا بجا بکھرا نظر آتا ہے جو اسلام کے قلعے کی محافظ کہلانے والی ناپاک فضائیہ کے خودکار میزائلوں کا خصوصی ہدف بنیں۔

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰہِ اَنْ یُّذْکَرَ فِیْھَا اسْمُہٗ وَسَعٰی فِی خَرَابِھَا اُولٰٓئِکَ مَا کَانَ لَھُمْ اَنْ یَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَآئِفِیْنَ لَھُمْ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ وَّلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ٥ (البقرۃ: ۱۱۴)

اور اس سے بڑھ کر ظالم کون ہے جو اللہ کی مسجدوں میں اللہ کے نام کا ذکر کئے جانے سے منع کرے اور ان کی ویران کرنے کے لئے کوشاں ہو۔ ان لوگوں کو کچھ حق نہیں ہے کہ وہ اُن میں داخل ہوں مگر ڈرتے ہوئے۔ اُن کے لئے دنیا میں بھی رسوائی ہے اور آخرت میں بڑا عذاب ہے۔

قال اللہ وقال الرسول کی صداؤں سے گونجتے بیسیوں مدارسِ دینیہ کو چن چن کر نشانہ بنایا گیا۔سکولوں کی تباہی کے واویلے سے آسمان سر پر اٹھانے والوں نے کئی سکولوں پر بم برسا کر انہیں کھنڈر بنا دیا۔ علاقہ ءمسعود میں داخلے کے مرکزی راستوں سے گزرنے والے تباہ حال مسلمانوں کے قافلوں پر گولیوں کی بوچھاڑ کر کے علاقے کی مستقل ناکہ بندی کی گئی۔آج بستیوں کی بستیوں میں ہُو کا عالم ہے۔کئی گھنٹے تک گاڑی میں مسلسل سفر کے دوران اگر کہیں کوئی خستہ حال انسان نظر آتے ہیں تو اس حال میں کہ وہ اپنا سامان گھروں سے نکالے نقل مکانی کے لئے کسی وسیلے کا انتظار کر رہے ہیں۔

پچیس مئی ۲۰۰۹ء سے تا حال امریکہ اور اس کی فرنٹ لائن اتحادی پاکستانی فوج کی جانب سے اسلام کے جاں نثاروں پر مسلط کردہ یہ جنگ اسلام اور کفر کے مابین انہی معرکوں کا ایک تسلسل ہے جن کی رزم گاہیں اپنے سینے پر سجانا خطہءمسعود کے لئے کوئی نئی روایت نہیں۔آج سے کئی دہائیوں قبل بھی پاکستان وافغانستان کی سرحد کے قبائل اور ان کے مجاہد بیٹوں کے مقابل اس وقت کے کفر کے سردار اور ان کے مقامی نوکروں کا ایک بڑا لاؤلشکر میدان میں اترا تھا۔بس فرق صرف ناموں کا تھا یعنی امریکہ کی جگہ برطانیہ اور پاکستانی فوج کی جگہ ہندوستان سے بھرتی کردہ رائل انڈین آرمی۔

اس خطے کے باسیوں کو آزاد قبائل کا نام بھی اسی لئے دیا گیا ہے کہ مسلمانوں کے اقتدار کے خاتمے کے بعد جب تمام سرزمینِ ہند انگریزوں کے براہِ راست قبضے میں جا چکی تھی تب بھی یہاں کے مردانِ حرّ انگریزوں اور ان کے مقامی آلہ کاروں کے خلاف میدانِ جہاد میں معرکوں پر معرکے سر کر رہے تھے اور انہوں نے غلامی کی ذلت کا طوق ایک لمحے کے لئے بھی گوارا نہیں کیا۔ تاریخ کے صفحات میں انگریز کے خلاف ان جہادی معرکوں میں خطہءمسعود کے قبائل کو امتیازی شان حاصل ہے۔

سن ۱۹۴۷ء میں ان قبائل نے اس وعدے پر پاکستان سے الحاق کیا کہ یہاں شریعت

کا نفاذ کیا جائے گا۔مگر پاکستانی حکومت نے بدعہدی کی انتہا کرتے ہوئے ۱۹۴۸ء میں پاکستانی فضائیہ کے ذریعے شریعت کے نفاذ کا مطالبہ کرنے والے قبائلی مسلمانوں پر بمباری کر کے سینکڑوں کوشہید کردیا۔

افغانستان میں روس کی فوج کشی کے بعد یہ خطہ مجاہدین کا مرکز و مسکن بنا اور یہاں کے مقامی مجاہدین کی ایک بڑی تعداد نے روسی ریچھ سے پنجہ آزمائی کے دوران جامِ شہادت نوش کیا۔

امیر المؤمنین ملا عمر مجاہد کی ماتحتی میں دیگر مسلمانانِ پاکستان کے ساتھ ساتھ خطہ ءمسعود کے مجاہدین بھی مختلف محاذوں پر مصروفِ جہاد رہے اور کئی اہم ذمہ داریوں پر فائز بھی رہے۔

امارتِ اسلامیہ افغانستان پر امریکی حملے کے بعد سے اس خطّے میں جہاد کا ایک نیا عہد شروع ہوا۔ یہاں کے باشعور و باحمیت مسلمانوں نے آگے بڑھ کر مہاجر مجاہدین کو گلے سے لگایا۔ ان کے لئے اپنے گھروں کے دروازے کھول دیئے۔مجاہدین کے مراکز میں ایمانی وعسکری تربیت کا سلسلہ زور وشور سے شروع ہوگیا۔اور یہاں سے دیگر مجاہدین کی طرح مسعود قبائل کے مجاہدین بھی جوق در جوق امریکہ کے خلاف قتال کے لئے افغانستان روانہ ہونے لگے۔افغانستان بھر میں امریکی اور نیٹو افواج کے خلاف ہونے والے کئی فدائی حملوں میں مسعودی مجاہدین نے حصہ لیا۔

امریکہ کے حکم پر پاکستانی فوج نے ۲۰۰۳ء سے مجاہدین کے خلاف پے در پے آپریشنوں کا سلسلہ شروع کیا۔ اس خطے میں آپریشن کا آغاز مجاہدین کے ایک تربیتی مرکز پر پاکستانی فضائی بمباری سے ہوا جس میں بیسیوں مجاہدین نے جامِ شہادت نوش کیا۔مگر ان تمام مہم جوئیوں کے باوجود سینکڑوں فوجیوں کی گرفتاری وہلاکت اور دیگر ہزاروں زخمی فوجیوں کی معذوری کی صورت میں ناکامی ہی اس فوج کا مقدر بنی۔ ساتھ ہی ساتھ پاکستانی فوج کو اپنی سابقہ پوزیشنوں سے بھی پسپائی اختیار کرنی پڑی جس کے نتیجے میں علاقۂ مسعود کا ایک بڑا حصہ اس کے ناپاک وجود سے پاک کرالیا گیا۔اس سارے عرصے میں مسعودی مجاہدین کے شہید امیر، محترم بیت اللہ مسعود کی کوششوں سے مختلف علاقوں کے مجاہدین امریکہ اور اس کے پاکستانی

حواریوں سے نجات اور شریعتِ اسلامیہ کے نفاذ کا عزم لئے منظّم و مجتمع بھی ہو گئے۔

آج پھر خطہءِ مسعود میں ایک جانب پاکستان کے ہزاروں فوجی اپنی دنیا اور وعاقبت کی بربادی کے لئے چہار اطراف سے اہلِ ایمان پر حملہ آور ہیں اور دوسری جانب پاکستانی خفیہ اداروں کی جاسوسی ہی کے ذریعے امریکی ڈرون طیاروں کے میزائل حملے بغیر کسی وقفے کے مسلسل جاری ہیں۔

اَلَّـذِیۡنَ اٰمَنُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡلِ اللّٰہِ وَ الَّذِیۡنَ کَفَرُوۡا یُقَاتِلُوۡنَ فِیۡ سَبِیۡـلِ الطَّـاغُـوۡتِ فَقَـاتِلُوۡۤا اَوۡلِیَآءَ الشَّیۡطٰنِ اِنَّ کَیۡدَ الشَّیۡطٰنِ کَانَ ضَعِیۡفًا۝ (النساء: ۷۶)

جو مومن ہیں وہ تو اللہ کی راہ میں لڑتے ہیں اور جو کافر ہیں وہ طاغوت کے لئے لڑتے ہیں۔ سو تم شیطان کے مددگاروں سے لڑو (اور ڈرو مت) کیونکہ شیطان کا داؤ نہایت کمزور ہوتا ہے۔

الحمدللہ...... مجاہدین اس کڑے وقت میں بھی اللہ کی تائید و مدد پر بھروسہ کرتے ہوئے انتہائی ثابت قدمی سے امریکہ کے ان غلاموں کے سامنے ڈٹے ہوئے ہیں۔ اس آپریشن کے آغاز ہی میں جنڈولہ کے فوجی قلعہ پر فدائی حملہ کر کے اسے مکمل تباہ کر دیا گیا۔ بروند، خیسورہ، سپنکئی راغزائی اور مکین کے محاذوں پر اللہ کے شیروں نے ابتداء فوجی قافلوں اور ٹینکوں پر حملے کر کے دشمن کو شدید جانی و مالی نقصان پہنچایا اور اس کے بعد طویل چھاپہ مار جنگ کے لئے منظّم انداز میں اپنے مورچے خالی کر دیئے۔

اسلام کے خلاف اس جنگ میں ...... جس کو دہشت گردی کے خلاف جنگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے...... امریکہ اور اس کے غلاموں کے عسکری اداروں کے ساتھ ساتھ تمام تر ذرائع ابلاغ بھی کفر کی فوج کے ایک مستقل شعبہ کی صورت اختیار کر گئے ہیں۔ عامۃ المسلمین کے سامنے حکومت اور اس کے زیرِ سایہ ابلاغیاتی اداروں کی پھیلائی ہوئی جھوٹی افواہیں اور مسخ شدہ

حقائق اس انداز میں پیش کئے جارہے ہیں کہ ان پر بھروسا کرنے والے کے دل میں اسلام اور امتِ اسلام کے دفاع میں لڑنے والے مجاہدین سے حد درجہ دوری اور بغض پیدا ہوتا ہے۔اور اس زہریلے اثر سے صرف وہی بچ سکتا ہے جو اللہ کے اس فرمان پر عمل پیرا ہو کہ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ جَآئَکُمْ فَاسِقٌ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْٓا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًا بِجَھَالَۃٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰی مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَo (الحجرات: ۶)

اے ایمان والو! اگر کوئی بدکردار تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو خوب تحقیق کرلیا کرو۔(مبادا) کہ کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچادو پھر تم کو اپنے کئے پر نادم ہونا پڑے۔

اس سب حالات میں ادارہ السّحاب تحریکِ طالبان حلقہ مسعود کے امیر مولانائے محترم ولی الرحمٰن حفظہ اللہ سے اس آپریشن کے آغاز میں کی گئی ملاقات کا احوال پیش کر رہا ہے۔تاکہ اہلِ ایمان پر حق کا رخِ پرنور واضح ہوجائے، وہ باطل کے بھیانک چہرے اور مکروہ عزائم سے خبردار ہو جائیں اور جہاد و مجاہدین کی نصرت و مدد کی خاطر اپنی ذمہ داریاں پہلے سے بڑھ کر ادا کرنے پر کمربستہ ہوجائیں۔

رَبَّنَا اغْفِرْلَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِیْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَی الْقَوْمِ الْکٰفِرِیْنَo (آل عمران:۱۴۷)

اے ہمارے رب!...... ہمارے گناہ اور زیادتیاں جو ہم اپنے کاموں میں کرتے رہے ہیں معاف فرما۔اور ہمیں ثابت قدم رکھ اور کافروں پر فتح عنایت فرما۔

اللھم ارنا الحق حقا وارزقنا اتباعه و ارنا الباطل باطلا و ارزقنا اجتنابه. آمین اللھم منزل الکتاب مجری السحاب سریع الحساب اھزم الاحزاب اللھم اھزمھم و زلزلھم.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

امیر حلقہ مسعود - تحریکِ طالبان پاکستان

مولانا ولی الرّحمٰن حفظہ اللہ

سے ادارہ السّحاب کی ملاقات

السّحاب: الحمد للّٰہ- والصوٰۃ والسلام علیٰ رسول اللّٰہ- اما بعد

آج ہم ادارہ السّحاب کی جانب سے مولانا ولی الرحمٰن کی خدمت میں حاضر ہیں۔ مولانا ولی الرحمٰن تحریکِ طالبان -حلقہ مسعود کے امیر ہیں۔ ہم آج کی اس محفل میں ان سے مجاہدینِ طالبان کی دعوت و مقاصد اور خصوصاً پاکستان میں موجودہ حالات اور علاقہ مسعود میں جاری پاکستان کے حالیہ فوجی آپریشن سے متعلق تفصیلی گفتگو کریں گے۔ یہ پہلا موقع ہے کہ ادارہ السّحاب مولانا ولی الرحمٰن سے گفتگو کو نشر کررہا ہے، لہٰذا ہم اس موقع پر مولانا صاحب کا تفصیلی تعارف حاصل کرنا چاہیں گے...... علمی حوالے سے، جہاد میں شمولیت اور مختلف جہادی ذمہ داریوں کے حوالے سے۔

مولانا ولی الرّحمٰن: بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم-

سب سے پہلے تو میں آپ کے ادارے کے حوالے سے یہ کہوں گا کہ آپ کے ادارے نے اسلام، مجاہدین، جہاد اور طاغوتی پراپیگنڈے کے توڑ کے حوالے سے جو کام کیا ہے، مَیں اس سلسلے میں آپ کے ادارے کا بہت شکرگزار ہوں۔ اللہ کرے اس ادارے کو روز افزوں ترقی ملے

اور یہ جہاد اور مجاہدین کی صحیح ترجمانی کا حق ادا کرے۔ آمین۔

جہاں تک میری ذاتی زندگی کا تعلق ہے، تو ابتدائی تعلیم میں نے مڈل تک حاصل کی اور اس کے بعد دینی مدارس میں زیرِ تعلیم رہا اور وہاں دینی علوم حاصل کئے...... جو وفاق المدارس کے طرز پر درسِ نظامی کی صورت میں پڑھائے جاتے ہیں۔ ابتدائی دینی تعلیم گومل کے علاقے میں، پھر یہاں وزیرستان میں، اس کے بعد کے اکثر درجہ شمالی وزیرستان میں پڑھے اور پھر فیصل آباد میں مَیں نے درسِ نظامی مکمل کیا۔

جہادی جذبہ تو پہلے سے تھا ہی...... دینی تعلیم کے فوراً بعد دسمبر ۱۹۹۵ء میں جب تحریکِ طالبان، افغانستان میں ابتدائی مراحل میں تھی...... ہم تحریکِ طالبان کے ساتھ منسلک ہو گئے اور افغانستان میں جا کر مختلف محاذوں پر رہے۔ مثلاً باگرام، چاریکار اور کابل کے محاذوں پر جہاد میں شرکت کی۔ اس کے بعد جب امارتِ اسلامیہ کا سقوط ہوا، تو ہم نے یہاں وزیرستان میں اپنے آپ کو منظّم کیا اور تحریکِ طالبان کو آگے بڑھانے کی کوشش کی۔ اولاً مہاجر مجاہدین کا تحفظ اور ان کا دفاع کیا۔ پھر باقاعدہ طور پر افغانستان میں امریکا کے خلاف جہاد میں شرکت کی۔ اور اس کے علاوہ پاکستانی فوج کے خلاف بھی مسلسل نبرد آزما رہے کیونکہ اس نے امریکی ایما پر ہم پر کئی مرتبہ چڑھائی کی۔

جب تحریک وجود میں آئی تو مالیات کا شعبہ میرے سپرد کیا گیا۔ پھر امیرِ محترم بیت اللہ مسعودؒ کے نائب کے طور پر مسعود علاقے کے داخلی امور کی ذمہ داری رہی۔ اس کے بعد تحریک کے خارجی امور کے حوالے سے بھی میری نیابت رہی...... یعنی دیگر قبائل، سوات، باجوڑ اور مہمند وغیرہ سے تعلقات...... امیر صاحبؒ کی شہادت تک میری یہی ذمہ داری رہی۔

السّحاب: امیر بیت اللہ مسعودؒ کی شہادت کے واقعے کی کیا تفصیل ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: امیرِ محترم کافی عرصہ سے علیل تھے۔ آپ سب جانتے ہی ہیں کہ ان کو کوئی

قسم کی مہلک بیماریاں لاحق تھیں۔ ہمیں اندیشہ تھا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس مرض سے ہی جان دے بیٹھیں۔ اور انہوں نے جو کئی سالوں پر محیط شب روز محنت کی ہے، جہاد کے لئے، مجاہدین کی تربیت کے لئے، اور جہاد کو مختلف علاقوں تک پھیلانے کے لئے، کہیں ان سب کے باوجود وہ شہادت سے محروم نہ رہیں۔ لیکن الحمدللہ وہ خوش قسمت تھے۔ اور اللہ کو یہی پسند تھا کہ ان کو شہادت کا رتبہ دے۔

تقریباً عصر سے پہلے وہ اپنے سسر کے گھر آئے۔ اور اس کے بعد رات کو تقریباً ساڑھے بارہ بجے ڈرون حملے کا نشانہ بنے۔

یہاں میں اس بات کی وضاحت کرتا چلوں کہ اکثر و بیشتر جہاد اور مجاہدین کے خلاف لوگ، جن کا کام ہی یہ ہے کہ منفی پراپیگنڈا کریں اور امریکیوں کا ساتھ دیں، ان لوگوں کا (اس سے پہلے) یہی کہنا تھا کہ امیرِ محترم کو امریکہ نشانہ کیوں نہیں بناتا؟...... اس لئے کہ امیر بیت اللہ مسعودؒ پاکستانی فوج کے خلاف ہیں اور اس بات میں امریکا کی خوشی ہے کہ وہ پاکستانی فوج کے خلاف لڑتے ہی رہیں۔ لیکن ان کی شہادت امریکیوں کے ہاتھوں ڈرون طیارے سے ہوئی، اگرچہ اس میں پاکستانی معاونت حاصل رہی...... لیکن ہوئی امریکیوں کے ہاتھ سے۔ تو ان لوگوں کے یہ غلط پراپیگنڈے واپس ان ہی کے منہ پر جا پڑے۔

السّحاب: مختصراً بیان کیجئے گا کہ تحریکِ طالبان کی بنیادی دعوت اور بنیادی اغراض و مقاصد کیا ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: یہ بہت تفصیل طلب سوال ہے۔ میں یہاں صرف تحریک کے بنیادی نکات کی نشاندہی کروں گا۔ اس میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ ہمارا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ ہے۔ یعنی اللہ کے دین کے لئے جہاد میں شریک ہونا اور پوری دنیا میں خلافتِ راشدہ کی طرز پر اسلامی حکومت کا قیام۔ یہی ہمارا سب سے بڑا ہدف ہے کہ ہم خلافتِ راشدہ کے طرز پر پوری دنیا

میں اسلامی حکومت قائم کر سکیں۔ بتدریج ہم اس کے لئے کوشاں ہیں، اس پروگرام کو آگے بڑھا رہے ہیں۔ ابتدائی طور پر حلقۂ مسعود سے ہی یہ تحریک چلی تھی۔ پھر آہستہ آہستہ پھیلتی گئی اور پاکستان کے دیگر قبائلی علاقوں میں، غیر قبائلی علاقوں میں اور سوات تک الحمد للہ پہنچ گئی۔ تو مختصراً...... ہمارے اغراض و مقاصد میں سب سے اہم ہدف یہی ہے کہ ہم خلافتِ راشدہ کے طرز پر اسلامی حکومت کا قیام عمل میں لائیں۔ باذن اللہ۔

السّحاب: اب کچھ اعتراضات اور شکوک وشبہات کی طرف آتے ہیں جو مجاہدین اور مجاہدین کی مختلف تحریکات کے بارے میں پھیلائے گئے ہیں؟ اکثر یہ اعتراض اٹھایا جاتا ہے کہ طالبان غیر ملکی ایجنٹ ہیں اور ان کو غیر ملکی ایجنسیاں پیسہ دے رہی ہیں۔ ایک تو یہ بتائیے کہ پیسہ کہاں سے آرہا ہے؟...... تحریکِ طالبان کے سارے وسائل کہاں سے آرہے ہیں؟ اور دوسرا یہ کہ کیا واقعی مجاہدین کے پاس اتنے وسائل اور پیسہ موجود ہے یا مجاہدین وسائل کے حوالے نہایت کمزور حالت میں ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: اس حوالے سے میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے نکلنا اور اسلام کے لئے اپنا تن من دھن قربان کر دینا اللہ تعالیٰ کے ہاں سب سے پسندیدہ عمل ہے اور ہمارا یہ یقین، ایمان اور عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام مخلوق کا روزی رساں و مشکل کشاں ہے۔ جب اللہ تعالیٰ دیگر مخلوقات کی روزی کا، ان کی ضروریات کا اپنے خزانۂ غیب سے بندوبست کرتا ہے، ان کے لئے اسباب مہیا فرماتا ہے، تو ہمارے لئے کیوں نہیں کرے گا؟ جیسے دیگر مخلوقات کو وسائل مل رہے ہیں اور ان کی گزر بسر ہو رہی ہے، تو مجاہدین تو بدرجہ اولیٰ اس بات کے حق دار ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی ضروریات اور ان کی احتیاجات کا بندوبست کرے۔

جہاں تک پیسے کی بات ہے تو الحمد للہ دنیا میں ایسے مخیّر حضرات لاکھوں کروڑں میں ہیں کہ جن کو جہاد اور مجاہدین سے دلی وابستگی ہے۔ ان کے دل مجاہدین کے ساتھ دھڑکتے ہیں۔ تو

الحمدللہ انہیں کے ذریعے ہمارا یہ سب کام چل رہا ہے۔

اس کے علاوہ بہت سے مواقع پر غنیمت کا مال بھی آتا ہیں کہ جس کو حضور ﷺ نے **احل الحلال** کہا ہے، یعنی سب سے حلال، غنیمت کا مال ہے۔ تو بہت سے مواقع ایسے آتے ہیں کہ ہمیں نیٹو کی سپلائی سے اور پاکستانی افواج سے لڑائی میں براہِ راست بہت سارے غنائم ملتے ہیں اور انہیں کے ذریعے ہم ان جہادی کاموں کو آگے بڑھاتے ہیں۔ الحمدللہ، وسائل کے لحاظ سے ہمیں ابھی تک مشکلات پیش نہیں آئیں۔

جہاں تک اِن لوگوں کے پروپیگنڈے کی بات ہے تو یہ ظاہر بات ہے کہ ہم انڈیا و اسرائیل کے لئے نہیں لڑ رہے بلکہ اللہ اور اسلام کے لیے لڑ رہے ہیں، تو یہ کیسے ممکن ہوسکتا ہے کہ ہم اللہ کی علاوہ کسی دوسرے سے اپنی مراد پوری کریں۔ اگر اس طرح ہم کرتے تو ان سب سے بہتر ہمارا اپنا ملک پاکستان ہی تھا کہ ہم اس سے مدد لیتے، اس کا اسلحہ اور اس کا پیسہ لیتے۔ لیکن جب ہم ان سے نہیں لیتے تو کیونکر ہم دوسروں سے لیں گے۔ اس سلسلے میں یہ تمام کے تمام پراپیگنڈے غلط ہیں محض زبانی دعوے ہیں۔ اور یہ اس بات کا کوئی ثبوت بھی نہیں لا سکے جس سے یہ ثابت ہو سکے کہ ہم نے ایک پیسے کی بھی ضرورت ان غلط طریقوں سے پوری کی ہو۔

السّحاب: علاقہ مسعود کے مجاہدین کیا افغانستان میں امریکہ کے خلاف جہاد میں شامل ہوتے ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جی!...... یہ کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں ہے۔ افغانستان میں امریکہ کی یلغار کے بعد نیٹو افواج بھی وہاں آئی ہیں۔ تقریباً ساٹھ ممالک کی افواج اس میں شامل ہیں۔ اور وہ سب اسلام اور مجاہدین کی مخالفت کی وجہ سے وہاں آئی ہیں۔ تو اگر وہ ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں، باوجود اس کے کہ تمام ممالک کے مفادات ایک دوسرے سے علیحدہ ہیں، ان کی کرنسی ایک دوسرے سے الگ ہے، ان کے جھنڈے ایک دوسرے سے الگ ہیں، ان کی جغرافیائی حدود،

عقیدہ، زبانیں غرض یہ کہ سب کچھ الگ ہے، اس کے باوجود اس بات پر سب متفق ہیں کہ ہم اسلام اور مجاہدین کے خلاف لڑیں گے، تو ہم اپنے افغان بھائیوں کے ہمراہ اس اہم فریضہ کی ادائیگی کے لئے کیوں نہ لڑیں۔ ہم اپنے اوپر ان کی معاونت کرنا فرض سمجھتے ہیں۔ امریکیوں کے خلاف لڑنا...... افغانستان اور پاکستان، دونوں کی سرزمین پر...... ہم فرض سمجھتے ہیں۔ خصوصاً جب کہ افغان ہمارے اسلامی بھائی ہیں اور ایک علاقے، ایک تہذیب اور ایک ثقافت کے لوگ ہیں۔ تو ہم ان کا ساتھ کیوں نہ دیں۔ جبکہ اللہ تعالیٰ کا حکم بھی ہے کہ ''اپنے قریب کے کفار سے لڑو''۔ تو ہم یہ ببانگِ دہل کہتے ہیں کہ ہم وہاں جاتے رہے ہیں اور جاتے رہیں گے، یہاں تک کہ کفر اور صلیبی یلغار مغلوب ہو جائے۔ ان شاء اللہ۔

السّحاب: جب سے پاکستان میں جہاد شروع ہوا تب سے افغانستان پر توجہ کم نہیں ہوگئی؟ اور کیا یہ امریکہ کے مفاد میں نہیں ہے کہ وہ مجاہدین کو پاکستانی فوج سے الجھا دے اور وہاں افغانستان میں امریکہ کے لیے پرسکون ماحول بن سکے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: اس سلسلے میں مَیں یہ عرض کروں گا کہ ہمارا اصل مقصد امریکوں کے خلاف لڑنا...... اس صلیبی یلغار کا مقابلہ کرنا ہے۔ البتہ ہمارے ان ناعاقبت اندیش حکمرانوں کی غلط پالیسیوں کی وجہ سے کہ جب امریکی صدر بش کی طرف سے ان پر دباؤ آیا اور ہمارے ملک کے ڈکٹیٹر نے ایک ٹیلی فون کال پر ہاں کر دی...... ہم نے تو اپنے جہاد کی ابتداء وہیں افغانستان سے کی تھی، اپنے فدائیین ہم نے وہاں بھیجے، اپنے مجاہدین وہاں دشمن سے آمنے سامنے لڑائی کے لئے، مختلف منصوبوں اور مختلف محاذوں پر بھیجے...... مگر جب سے یہاں ہمارے مجاہدین اور مہاجرین کے خلاف کارروائیں شروع ہوئیں...... جب ہماری عزتوں اور ہمارے عقیدہ کی تخریب کرنے کی یلغار ہوئی، تو ہم اس پاکستانی فوج کے خلاف بھی نبرد آزما ہوئے۔ اب بھی وزیرستان کی سرزمین پر جو ہم لڑ رہے ہیں...... یہ صرف پاکستانی افواج کے خلاف نہیں لڑ رہے بلکہ امریکی اور پاکستانی

مشترکہ جنگ میں ہم نبرد آزما ہیں۔اس وقت بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ امریکی ڈرون طیارے ہمارے سروں پر گھوم رہے ہیں۔آئے روز خبریں آتی ہیں کہ فلاں جگہ پر ڈرون حملہ ہوا، فلاں جگہ پر جیٹ طیارے نے بمباری کی اور فلاں جگہ پر توپ اور مارٹر کے گولے آرہے ہیں......تو ہم اپنے خلاف لڑے جانے والی اس جنگ کو امریکی اور پاکستانی مشترکہ جنگ سمجھ کر لڑتے ہیں۔ایسی بات نہیں ہے کہ ہم صرف پاکستانی افواج کے خلاف لڑ رہے ہیں۔

السّحاب: افغانستان میں سقوطِ امارتِ اسلامیہ کے بعد کیا آپ خود بھی امریکی اور نیٹو افواج سے لڑنے افغانستان گئے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جی! الحمدللہ، میں کئی دفعہ وہاں ساتھیوں کے ساتھ گیا ہوں۔اور کئی دفعہ بہت سے محاذوں پر کامیابی بھی ہوئی۔الحمدللہ۔

السّحاب: کہاں کہاں تشکیلات ہوئیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: تشکیلات اکثر خوست کے علاقوں اور اس ولایت کے مختلف اضلاع میں ہی ہوتی رہی ہیں۔

السّحاب: یہ جو کہا جاتا ہے کہ مجاہدین کی پاکستانی افواج کے خلاف جنگ سے پاکستان کمزور ہو رہا ہے اور پاکستان ٹوٹ رہا ہے۔اور یہ امریکہ اور بھارت کے مفاد میں ہے، اسلام کا مفاد یہ نہیں۔تو اس اعتراض کا کیا جواب دیں گے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: حقیقت اس کے بالکل برعکس ہے۔پاکستان کے خلاف سازشیں ہم کر رہے ہیں یا موجودہ حکمران ٹولہ اور امریکہ کر رہا ہے؟......اس سلسلے میں آپ گلگت ہی کو لے لیجئے۔ابھی نیا صدارتی آرڈیننس آیا ہے جس میں اس کو الگ صوبے کا درجہ دیا گیا ہے......یعنی آغا خانی

اسٹیٹ بنا دیا گیا ہے۔ یہ محض امریکی ایما پر ہو رہا ہے اور اس علاقے کو آہستہ آہستہ علیحدہ آزاد حیثیت میں دھکیلنے کی سازش ہورہی ہے۔ یہ ایک واضح مثال ہے کہ پاکستان کے توڑنے کے عزائم امریکی ہیں، تحریکِ طالبان یا مجاہدین پاکستان توڑنے کے درپے نہیں ہیں۔

اور اس کی دوسری مثال بلیک واٹر ہے کہ جس کو اب ''زی'' کا نام دیا گیا ہے۔ پاکستان میں اس کے لئے سرِ عام بھرتی ہورہی ہے۔ پاکستانیوں کی بھی بھرتی ہورہی ہے اور بیرونِ ملک سے بھی افواج آرہی ہیں۔ غرض یہ بالکل ایک سِول فوج ہے۔ تو یہ امریکیوں کی طرف سے پاکستان کو توڑنے کی ایک دوسری پیش قدمی ہے۔

اس کے علاوہ بلوچستان کی طرف آپ دیکھ لیجئے کہ وہاں سے آزادی کے نعرے اٹھ رہے ہیں۔ اور امریکی عہدے داروں کی طرف سے بھی یہی بیانات آرہے ہیں کہ ''ملا عمر کوئٹہ میں ہیں، اور ان کے خلاف بھی ڈرون حملے ہو سکتے ہیں''۔ اور یہ بھی آئے دن ہم سنتے رہتے ہیں کہ جنوبی پنجاب میں بھی اس طرح کی کارروائیاں ہوسکتی ہیں۔ اور بلکہ ایک ڈرون حملہ تو ہو بھی گیا ہے۔ جس کو حکومت نے اس انداز میں پیش کیا ہے کہ ''یہ ایک بہت بڑا دھماکا تھا''...... مگر یہ بھی ڈرون حملہ ہی تھا۔

اسی طرح امریکیوں کے دیگر توسیع پسندانہ عزائم بھی واضح ہیں مثلاً اسلام آباد کے سفارت خانے کے حوالے سے، وہاں سینکڑوں کی تعداد میں پرائیویٹ گھروں کو کرائے پر لینے کے حوالے سے یا کراچی میں انہوں نے اپنے سفارت خانے کا جو توسیعی پروگرام بنایا ہے، جس میں ہزاروں فوجی آئیں گے...... تو ہم یہ سمجھنے میں حق بجانب ہوں گے کہ دراصل امریکہ ہی پاکستان کو توڑنے کے درپے ہے۔ اور موجودہ حکمران اور فوج اس کے ارادوں اور عزائم کی تکمیل کررہے ہیں۔

السّحاب: پاکستان میں اب امریکہ کی اتنے بڑے پیمانے پر تنصیبات بھی موجود ہیں اور افواج اور جاسوسی اداروں کے بھی آنے کی خبریں ہیں، تو ان کے خلاف مجاہدین کی کیا منصوبہ بندی ہے؟......

کیا کچھ ارادہ ہے؟......ابھی تک کوئی ایسا حملہ کیا گیا ہے؟......اور پھر یہ بھی بتائیں کہ پاکستانی قوم اور خصوصاً دیندار طبقے کی اس حوالے سے کیا ذمہ داری بنتی ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: پاکستان میں بڑھتے ہوئے امریکی اثر ورسوخ پر صرف ہمیں نہیں بلکہ تمام اہلِ دل اور اسلام سے محبت رکھنے والوں کو تشویش ہے۔ ہمارے ساتھ ساتھ تمام علماءِ کرام، دانشوران اور محبِّ اسلام لوگوں کی بھی یہ ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ اس حوالے سے اپنا کردار ادا کریں۔ کیونکہ وہ جو مشہور ہے کہ ''لمحوں نے خطا کی تھی صدیوں نے سزا پائی'' کہیں ہم اس کا مصداق نہ ٹھہریں۔

اس حوالے سے ہم اپنی بساط کے مطابق منصوبے تشکیل دے رہے ہیں۔اور اس سے پہلے کچھ کام ہوا بھی ہے جیسا کہ پشاور کے پیرل کانٹی نینٹل ہوٹل (Pearl-continental) پر فدائی حملہ کیا گیا تھا۔اس میں بھی بلیک واٹر کے لوگ تھے اور امریکی اس کو اپنے قونصل خانے کے لئے کرائے پر حاصل کرنے کی کوشش بھی کر رہے تھے۔تو اس کو ٹارگٹ کرنے کا اصل ہدف یہی تھا۔اس میں بعض اقوامِ متحدہ والے بھی تھے، اور ہماری اطلاعات کے مطابق اس حملہ میں الحمدللہ بارہ (۱۲) بلیک واٹر کے ارکان ہلاک ہوئے۔اس کے علاوہ بھی ان کے پاکستان کے خلاف جتنے توسیع پسندانہ عزائم ہیں ہم انہیں پایۂ تکمیل تک پہنچنے نہیں دیں گے۔ان شاءاللہ۔

اس کے علاوہ دیگر دینی شعبوں سے منسلک حضرات اور سیاسی جماعتیں جو اپنے آپ کو دین کی طرف منسوب کرتی ہیں، دینی جماعتیں ہیں، علماء ہیں، خطباء ہیں، طالبِ علم ہیں، دانشور ہیں......ان سب کو ہم یہی دعوت دیتے ہیں کہ بھرپور اور مؤثر انداز میں ان ناپاک عزائم کے توڑ کرنے کی کوشش کریں۔

السّحاب: یہ بات میڈیا پر بار بار دہرائی جاتی ہے کہ ملا عمر حفظہ اللہ نے پاکستان میں جہاد سے منع کیا ہوا ہے، تو کیا یہ صحیح ہے؟ اور یہ بھی بتائیں کہ آپ کا یہ سب جہاد ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کی ماتحتی میں ہو رہا ہے یا آپ آزادانہ انداز میں اس کو سرانجام دے رہے ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن : ہم ملا عمر مجاہد حفظہ اللہ کو امیر المومنین مانتے ہیں۔اس بات میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ انہوں نے پاکستانی افواج کے خلاف لڑنے سے ہمیں منع کیا ہوا ہے۔ جبکہ پاکستان ہمارے خلاف خود لڑ رہا ہے...... پاکستان امریکیوں کو لا رہا ہے......افغانستان میں امریکہ کو باہمی تقویت پہنچا رہا ہے۔ یہ بات کسی طرح بھی دانش مندانہ نہیں کہ وہ ہمیں پاکستانی افواج کے خلاف جہاد سے منع کریں کیونکہ وہ خود امریکی اور صلیبی یلغار کے خلاف میدانِ کازار میں کھڑے ہیں۔

پاکستان کے حالات بھی آپ دیکھ رہے ہیں کہ آئے دن کابل اور بغداد جیسے ہوتے جا رہے ہیں۔افغانستان پر جس طرح انہوں نے قبضہ جمایا، کہ ایک ادنیٰ سا آدمی کرزئی کی شکل میں سامنے لا کھڑا کیا اور اس کو افغان عوام کا نمائندہ بنا کر پیش کر رہے ہیں، جبکہ ہر کوئی جانتا ہے کہ قبضہ اصل میں امریکیوں کا ہی ہے...... ان کی افواج وہاں موجود ہیں۔تو اس سے کچھ مختلف صورتِ حال پاکستان بھی نہیں ۔ یہاں وہ اپنی مرضی کے حکمران لا رہے ہیں، آئے دن اپنے فوجیوں کی تعداد بڑھا رہے ہیں اور پاکستانیوں کو بلیک واٹر کے نام پر اپنی فوج میں بھرتی کر رہے ہیں۔تو یہاں بھی کابل و بغداد سے مختلف صورتِ حال نہیں ہے۔ یہ سوال پیدا ہی نہیں ہوتا، کہ ہمیں امیر المومنین نے اس جہاد سے منع کیا ہو یا منع کریں گے، یہ قطعاً بے بنیاد ہے۔

السّحاب: کچھ لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ طالبان صرف گولی کی زبان میں بات کرنا جانتے ہیں اور جنگ کرنا تو ان کی عادت ہے، ان کو اس کے بغیر چین نہیں آتا۔اور پھر یہ بھی کہتے ہیں کہ ان کے پاس دنیا کا علم تو ہے ہی نہیں، دین کا بھی علم نہیں ہے، اس سے بھی یہ کورے ہیں۔تو اگر ان کے ہاتھ میں حکومت آ بھی جائے تو اسلام کی بدنامی کا باعث بنتے ہیں۔تو اس کی کیا حقیقت ہے؟......پھر یہ بھی بتائیں کہ مجاہدین کے پاس کیا کوئی دینی تربیتی نظام بھی ہے یا صرف اسلحہ و گولہ بارود ہی سکھایا جاتا ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: الحمدللہ تحریکِ طالبان اور مجاہدین میں ہزاروں علماء ہیں۔ دینی مدارس سے پڑھے ہوئے افراد بھی ہیں اور عصری تعلیم سے آراستہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم دینی تعلیم یا دنیاوی تعلیم سے نا آشنا ہیں۔

البتہ جسے یہ لوگ جدت پسندی کہتے ہیں...... اسلام سے عاری ایک نظام لانا چاہتے ہیں، ہم اس کو جاننا بھی نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ لادینیت کا ایک طوفان ہے۔ جمہوریت ایک کفری نظام ہے، اس طرز پر اگر حکومت مل بھی جائے تب اسے چلانا ہمارا مقصود نہیں۔ الحمدللہ شریعتِ مطہّرہ میں سب کچھ موجود ہے۔ اور ہمارا ایمان اور عقیدہ یہی ہے کہ تمام مسائل کا حل اسی شریعت میں ہے، چاہے وہ دنیاوی مسائل ہوں، روزمرہ کے ہوں، صحت کے ہوں...... حتیٰ کہ علاج معالجے، تعلیم، مواصلات اور دیگر انسان کی ضروریات مثلاً خوراک، لباس، رہنے سہنے کے تمام کے تمام احکامات، الحمدللہ، شریعتِ محمدیہ ﷺ میں واضح ہیں۔

تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم شریعت سے نابلد ہوں یا اس سے نا آشنا ہوں۔ الحمدللہ ہمارے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں علماءِ کرام، مشائخِ دین اور سمجھ دار طبقہ ہے۔ البتہ گولی کا جواب گولی ہی ہوتا ہے، یہ جو پاکستانی اور امریکی فوجی آئے دن ہم پر حملے کر رہے ہیں تو ان کا جواب یہی گولی ہی ہے۔

اس میں کوئی حقیقت نہیں ہے کہ ہم لوگ نظام کو نہیں چلا سکتے۔ الحمدللہ اس سے پہلے بھی چلایا ہے اور ہم میں بہت سے لوگ شریعتِ محمدی ﷺ کی روشنی میں قائم کردہ نظام کو چلانے کے اہل ہیں۔

اس سلسلے میں مَیں یہ بھی عرض کروں کہ ہماری شوریٰ کے ایک دو ارکین کے علاوہ تمام کے تمام علماء ہی ہیں۔ اور ہم نے جو یونٹ بنائے ہیں، ان کے اکثر ذمہ دار بھی علماء ہی ہیں۔ الحمدللہ اس عرصہ میں کئی علماء نے شہادت کا درجہ بھی پایا ہے۔ تو اس حوالے سے یہ بالکل بے بنیاد اعتراض ہے کہ ہمارے ساتھ علماء نہیں ہیں یا ہمیں دینی تعلیم کا شعور نہیں ہے یا دنیاوی تعلیم کی

ضرورت کا ادراک نہیں ہے۔

السّحاب: پچھلے سات آٹھ سال کے دوران جب سے افغانستان پر امریکہ نے حملہ کیا ہے، تو خطۂ مسعود کے مجاہدین افغانستان کے کس کس علاقے میں شاملِ جہاد رہے ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: الحمدللہ افغانستان کے تمام محاذوں پر ہمارے حلقے کے ساتھی جاتے رہے ہیں، چاہے وہ فدائیین کی شکل میں ہوں یا دیگر مجاہدین کی شکل میں۔ ہمارے ساتھیوں کی تشکیلات ہلمند، زابل، قندھار، غزنی، پکتیا، پکتیکا، خوست شہر اور خوست کے دیگر اضلاع میں ہوتی رہی ہیں۔

السّحاب: کیا آپ کے ساتھی ابھی بھی وہاں موجود ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جی! ابھی بھی بہت ساری جگہوں پر ہمارے ساتھی موجود ہیں، یہاں تک کہ کابل میں بھی ہیں۔ اور الحمدللہ شمالی افغانستان تک ہمارا یہ نیٹ ورک پھیلا ہوا ہے۔ اور الحمدللہ ہم اپنی کارروائیاں آہستہ آہستہ شمال کی طرف بڑھا رہے ہیں۔

افغانستان میں سینکڑوں کی تعداد میں ہمارے ساتھی شہید بھی ہوئے ہیں، جن میں فدائیین کی تعداد زیادہ ہے۔ یعنی جب سے افغانستان میں امریکی اور نیٹو صلیبی افواج آئی ہیں اسی دن سے ہمارے ساتھی اُن کے خلاف نبرد آزما ہیں اور ڈٹ کر لڑ رہے ہیں۔ ابھی بھی موجود ہیں اور ان شاء اللہ آئندہ بھی یہ سلسلہ جاری وساری رہے گا۔

السّحاب: افغانستان کے موجودہ حالات میں امریکہ کی شکست کتنی اور کب تک یقینی ہے، آپ اس کو کتنا قریب دیکھتے ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: امریکہ کی شکست کے آثار الحمدللہ واضح سے واضح تر ہوتے جا رہے ہیں۔ اب ان کے جرنیلوں اور ان کے عہدے داروں کے اس حوالے سے بیانات آ رہے ہیں کہ وہ کتنا مزید ٹھہر سکتے ہیں۔ ان کو اس بات کا کچھ اندازہ نہیں تھا کہ افغان قوم اور امتِ مسلمہ کے یہ

جیالے ان کے خلاف اتنی مضبوطی سے لڑیں گے۔ لیکن ان کی قیاس آرائیوں کے برعکس، ہمارے افغان بھائیوں اور دیگر مجاہدین نے جن میں پوری دنیا کے عرب وعجم مجاہدین برابر کے شریک ہیں، انہوں نے امریکیوں کا بہت ڈٹ کر مقابلہ کیا۔

تو ہمارے خیال میں عنقریب امریکہ کو افغانستان میں شکست ہوگی، اور وہ وہاں سے پسپائی پر مجبور ہوگا کیونکہ ان کی اموات آئے دن بڑھتی جا رہی ہیں، اور امریکی قوم ایک بزدل قوم ہے۔ اور جس انداز میں ان کا اقتصاد اتنی جلدی سے تنزل پزیر ہے...... اس کو عارضی طور پر سہارا دیا جا رہا ہے...... اور دفاعی، اقتصادی اور سیاسی مورال...... غرض ان تمام چیزوں پر نظر ڈالنے سے ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ امریکہ ان شاء اللہ افغانستان میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکے گا۔ اور یہ ناپاک فوجیں ان شاء اللہ افغانستان سے شرمندگی کے ساتھ نکلیں گی۔

السّحاب: جیسا کہ آپ نے پہلے بھی بتایا کہ ہمارا مقصد اعلائے کلمۃ اللہ اور شریعت کا نفاذ ہے۔ تو مسعود کے علاقہ میں کہ جہاں پر مجاہدین کے قدم سب سے زیادہ مضبوط ہیں، اور یہ کہنا غلط نہیں ہوگا کہ مجاہدین کو کچھ نہ کچھ اقتدار، حکومت اور اختیار حاصل ہے، تو یہاں پر شریعت کے نفاذ، حدود کے اجراء اور مختلف شرعی محکمہ جات کے قیام کے لئے کیا پیش قدمی ہو رہی ہے؟[1]

مولانا ولی الرّحمٰن: ہمارے علاقے میں الحمدللہ شریعتِ مطہّرہ کی روشنی میں بہت سی تبدیلیاں آئی ہیں، اور یہ لوگوں کو محسوس بھی ہو رہی ہیں۔ تحریک سے پہلے یہاں پر ڈاکو راج تھا، انسان کے جان و مال کی کوئی حفاظت نہیں تھی۔ الحمدللہ مجاہدین کے آنے کے بعد وہ ساری بدامنیاں ختم ہوگئیں۔ اور علاقے میں بڑی بڑی قوموں اور ان کی ذیلی شاخوں کے درمیان جتنی بھی دشمنیاں تھیں، وہ سب کی سب الحمدللہ تحریک اور مجاہدین بھائیوں کے اخلاص و ہمت کی برکت سے ختم ہوگئیں۔

---

[1] واضح رہے کہ یہ ملاقات پاکستانی افواج کے علاقۂ مسعود میں حالیہ آپریشن کے آغاز میں کی گئی ہے۔ اس وقت تک مجاہدین نے طویل چھاپہ مار جنگ کی حکمتِ عملی کے تحت مختلف محاذوں سے پسپائی اختیار نہیں کی تھی۔

شریعت کے نفاذ کے سلسلے میں ہم نے محکمۂ قضاء کا قیام اور قاضی حضرات بھی مقرر کیے تھے جو شریعت کہ روشنی میں فیصلے سناتے تھے۔ الحمدللہ اب چھوٹی سے چھوٹی قوم کے درمیان بھی کوئی دشمنی نہیں رہی۔

اس کے علاوہ مفادِ عامہ کے جتنے بھی کام ہیں مثلاً بجلی، سڑک، پانی اور دیگر...... ان کے سلسلے میں ہمارے ساتھیوں نے الحمدللہ بہت نمایاں خدمات انجام دیں ہیں، بہت سی رکاوٹوں کو دور کر دیا ہے۔

اس کے علاوہ قصاص کی سزا کے بھی کئی واقعات ہیں اور دیگر حدود بھی جاری کی گئی ہیں۔

''امر بالمعروف'' کے لئے بھی ہم نے ایک شعبہ تشکیل دیا ہے، جو اپنے ساتھیوں یعنی تنظیم کے اندرونی ساتھیوں پر اور عوام پر بھی نظر رکھتا ہے، کہ اگر کوئی خلافِ شریعت کام ہو تو اس کو مناسب انداز سے روکے، برائیوں کو مٹائے اور ان کی جگہ اچھائیوں کو رائج کرے۔ اس سلسلے میں ہم نے امر بالمعروف کے شعبے کو مکمل طور پر اختیار دیا ہے کہ وہ جس برائی کے خلاف بھی کوئی اقدام کرے، وہ حق رکھتا ہے۔

باقی یہ کہ...... ہم ابھی تک ایک انقلابی دور سے گزر رہے ہیں۔ ہمیں باقاعدہ فرصت نہیں ملی ہے کہ ہم مکمل طور پر علاقے میں اسلامی نظام نافذ کر سکیں۔ جہاں تک ہم سے ہو سکا، حتیٰ المقدور ہم نے قاضی حضرات، حدود کے اجراء اور امر بالمعروف کے شعبے کو زیادہ سے زیادہ مضبوط و مربوط کرنے کی کوشش کی ہے۔ اگر زندگی نے وفا کی تو ہماری کوشش یہی ہوگی کہ ہم اپنے علاقے کی سطح پر تو مکمل طور پر اسلامی شریعت کا نفاذ کر سکیں، کہ جس کے سائے میں مسلمان اور مومن لوگ زندگی بسر کر سکیں۔ اور یہ ہماری سب سے بڑی آرزو اور خواہش ہے کہ ہم ابتدائی طور پر اپنے علاقے سے ہی شریعت کا نفاذ کریں۔

السّحاب: علاقے کے عام لوگوں کے مجاہدینِ طالبان کے ساتھ کیسے تعلقات ہیں؟ اور اگر ان کو

طالبان کے خلاف شکایت ہوتو ان کی دادرسی کس طور کی جاتی ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: الحمدللہ ہماری قوم غیورقوم ہے......اس قوم میں اپنے آباؤاجداد کے وقت سے اسلام اور جہاد کا جذبہ کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا ہے۔اس سلسلے میں ابتداء سے آج تک ہمیں کوئی تکلیف پیش نہیں آئی۔الحمدللہ۔ بلکہ انہی لوگوں کی دعائیں، ہمدردیاں اور ہمتیں ہیں کہ ہم یہاں تک آ پہنچے ہیں۔ہم مجاہدین کے ساتھ عوام کا تعاون فقید المثال ہے۔آج تک انہوں نے ہر محاذ، ہر جگہ اور تمام علاقوں میں تحریک کے ذمہ داران اور کارکنوں سے بھرپور تعاون کیا ہے، اور امید ہے کہ آئندہ بھی یہ سلسلۂ خیر جاری رہے گا۔اس حوالے سے ہم اللہ تعالیٰ کے بہت شکرگزار ہیں، کہ اپنی قوم کی طرف سے ہمیں ہر دور میں مکمل حمایت ملی ہے۔

اور جہاں تک عوام کی دادرسی کا تعلق ہے تو اس کا طریقۂ کار یہ ہے کہ ہر یونٹ میں ہمارا ایک ذمہ دار ہوتا ہے، اور اس کے ساتھ کچھ شوریٰ کے ارکان ہوتے ہیں۔بعض میں چھ بعض میں آٹھ......یعنی چھ سے دس کے درمیان۔عوام میں سے ہر ایک کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ شوریٰ کے اراکین اور یونٹ کے ذمہ دار کے ساتھ مل کر اپنے شکوہ شکایت کو حل کرے۔اس کے علاوہ اگر کسی کا مسئلہ مقامی سطح پر حل نہ ہو سکے تو اس سے اعلیٰ سطح پر بھی مسائل کے حل کے لیے ہم نے یہ ترتیب بنائی ہے کہ چار مقامات پر ذمہ دار مقرر کئے گئے ہیں۔مسعود علاقے میں چار تحصیلیں ہیں، اسی حساب سے ہم نے یہ ترتیب بنائی تھی کہ ہر کسی کو اجازت ہوتی تھی کہ اگر اس کا مسئلہ مقامی یونٹ میں حل نہ ہوا ہو یا اس کی تشفّی نہ ہوئی ہو، تو یہاں آ کر اس کی دادرسی ہو جائے گی۔اور اس کے علاوہ ہم نے پورے علاقے کی سطح پر ایک تیسرے درجے کی کمیٹی بھی بنائی ہے کہ اگر کسی کو تحصیل کے مرحلہ پر بھی تشفّی نہ ہو تو تیسرے درجہ میں آ کر...... جو کہ مسعود علاقے کی سب سے اعلیٰ سطح ہے، اپنے مسئلہ کا حل ڈھونڈ لے۔اس طرح تین مقامات یعنی مقامی، ذیلی اور اس کے بعد مرکزی سطح پر ہم نے یہ نظام بنایا ہے تا کہ ہر کسی کی دادرسی ہو سکے۔

السّحاب: مجاہدین کا عام معمول کیا ہے کہ وہ عام لوگوں میں گھل مل کر رہتے ہیں یا اپنے مرکزوں، پہاڑوں، جنگلوں اور مختلف خفیہ ٹھکانوں وغیرہ میں رہائش پزیر ہوتے ہیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: مجاہدین کی زندگی عوام میں ہی ہے۔ یہ عوام میں سے ہیں، اور عوام ہی کے گھروں اور حجروں میں ان کے ساتھ گھل مل کر زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور ان کی کوئی امتیازی حیثیت نہیں ہے کہ وہ عام مسلمانوں سے علیحدہ رہیں۔

السّحاب: مختلف قومیتوں کے مہاجر مجاہدین کیا یہاں موجود ہیں؟ اور ان کا عام مسلمانوں اور مجاہدین کے ساتھ کیا تعلق ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جہاں تک ہماری معلومات ہیں کہ مہاجرین جہاں کہیں بھی رہ رہے ہیں چاہے...... شمال، جنوب یا دیگر علاقوں میں ہوں...... تو اب تک الحمدللہ ان کی برکت سے مقامی لوگوں کو جذبۂ جہاد میں بہت تقویت ملی ہے۔ لوگوں کو مہاجرین سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ الحمدللہ...... وہ رہن سہن، اخلاق اور اعمال میں فقید المثال ہیں۔

السّحاب: اب کچھ گفتگو پاکستانی فوج کے مجاہدین کے خلاف حالیہ آپریشن پر کرتے ہیں۔ تو یہ بتائیے گا کہ آپ کے اندازے کے مطابق فوجی آپریشن کا منصوبہ کیا تھا، فوج نے کس طرح پیش قدمی کرنی تھی؟...... اور یہ بھی بتائیے گا کہ کیا فوج کو کسی حد تک کامیابی حاصل ہوئی ہے یا صورتِ حال یہ ہے کہ مجاہدین کا دفاع ابھی تک مضبوط ہے؟ کیا صورتِ حال ہے ابھی تک کے فوجی آپریشن کی؟ [۲]

مولانا ولی الرّحمٰن: مسعود علاقے کی فوج نے چاروں طرف سے ناکہ بندی، محاصرے میں لینے اور پیش قدمی کی کوشش کی ہے۔ الحمدللہ اب تک اسے اس مقصد میں کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔

---

۲ واضح رہے کہ یہ ملاقات پاکستانی افواج کے علاقۂ مسعود میں حالیہ آپریشن کے آغاز میں کی گئی ہے۔ اس وقت تک مجاہدین نے طویل چھاپہ مار جنگ کی حکمتِ عملی کے تحت مختلف محاذوں سے پسپائی اختیار نہیں کی تھی۔

اکیس (۲۱) مئی ۲۰۰۹ء سے انہوں نے ہر طرف سے پیش قدمی کی کوشش شروع کی تھی، یعنی شمال کی طرف مکین کی جانب سے...... جو کہ رزمک کے ساتھ ملتا ہے، جنوب مغرب میں خیسورہ کی جانب سے، مشرق میں سپینکئی راغزائی کی جانب سے...... جو کہ ایف آر جنڈ ولہ سے ملتا ہے اور جنوب میں بروند کی جانب سے......جس کا علاقہ وانا سے جاملتا ہے۔ تو کئی بار چاروں طرف سے فوج نے یہ کوشش کی ہے کہ وہ علاقہ میں گھس آئے لیکن الحمدللہ، انہیں ہر موقع پر منہ کی کھانی پڑی ہے۔

اب تک انہیں اس حوالے سے ذرہ برابر بھی کامیابی حاصل نہیں ہوئی۔ الحمدللہ، ہمارے ساتھی دفاع کے حوالے سے مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جارہے ہیں، بلکہ الٹا کئی دفعہ ان پر حملہ آور بھی ہوئے ہیں اور ان سے غنیمت لے کر اور ان کی لاشیں لے کر آئے ہیں۔ اس کے علاوہ میزائلوں اور بارودی سرنگوں سے بہت سی کارروائیاں وقوع پزیر ہو چکی ہیں، جن سے دشمن کو بہت نقصان اٹھانا پڑا ہے۔

آپ کو معلوم ہوگا کہ ۲۰۰۶ء میں اس سے پہلے بھی پاکستانی فوج کے دو سو اسّی (۲۸۰) مسلح فوجی اس علاقے میں گرفتار ہوئے تھے۔ تو مسعود علاقہ محل و وقوع کے اعتبار سے بہت ہی دشوار گزار ہے۔ ان شاء اللہ اس حوالے سے فوج کو ہزار بار سوچنا پڑے گا کہ وہ کس طرح اندر داخل ہو۔

الحمدللہ، ہمارے ساتھی ان ساڑھے چار مہینوں سے مسلسل محاذوں پر موجود ہیں۔ سخت سے سخت موسم، جیٹ طیاروں اور ہیلی کاپٹر کی شیلنگ تک کی انہوں نے پرواہ نہیں کی۔ میں اپنے ساتھیوں کے جذبے اور ان کے صبر و استقامت کو سلام پیش کروں گا، کہ انہوں نے یہ ایک تاریخی صبر و استقامت دکھائی ہے۔ اور الحمدللہ حکومت کو اس حوالے سے ذرّہ برابر کامیابی بھی حاصل نہیں ہوئی ہے۔

جیسا کہ میں نے پہلے بتایا کہ ہم اپنی سرزمین پر امریکہ اور پاکستان دونوں کے خلاف

جنگ لڑ رہے ہیں۔ امریکی ڈرون، پاکستانی جیٹ اور ہیلی کاپٹر آ کر یہاں کے عام لوگوں پر بمباریاں کرتے ہیں......ان کے گھروں، حجروں اور مساجد و مدارس کونشانہ بنا رہے ہیں۔ ابھی تک انہوں نے ہزاروں کی تعداد میں یہ حملہ کئے ہیں۔لیکن الحمدللہ مجاہد بھائیوں کے حوصلے بہت بلند ہیں اور ہر دن ان کے عزائم مضبوط سے مضبوط تر ہوتے جا رہے ہیں۔ الحمدللہ، ہم اُسی جذبہ اور اُسی ہمت ولگن سے پاکستان اور امریکہ کے خلاف لڑیں گے، جو کہ اس علاقے اور قوم کا امتیازی طرّہ وشناخت رہی ہے۔ اور اس سلسلے میں ان شاءاللہ کوئی دقیقہ اور سستی نہیں ہوگی۔

السّحاب: پچھلے دنوں یہ سننے میں آیا تھا کہ آپ کے بھائی بھی ایک حملہ میں شہادت کے رتبے سے سرفراز ہوئے ہیں۔تو اس واقعے کی کچھ تفصیل بیان کیجیئے گا؟

مولانا ولی الرّحمٰن : اس بات میں حقیقت ہے......کہ میرے بھائی حافظ حبیب الرحمٰن شہید ہوئے ہیں۔تقریباً دو مہینے قبل ہمارے ساتھی جگملائی سے آگے ایک چیک پوسٹ پر حملہ آور ہوئے تھے......جس میں کافی تعداد میں پاکستانی فوجی مردار ہوئے تھے،تو اس کارروائی میں میرے بھائی کوشہادت کا رتبہ ملا۔ وہ مجھ سے تقریباً تین سال چھوٹے تھے،حافظِ قرآن تھے اور ہمیں الحمدللہ ان کی شہادت پر فخر ہے۔ ان کی شہادت سے ہمارے دلوں کو اور تقویت ملی ہے۔ الحمدللہ۔ ہمیں شہادت کے اس کاروان میں شمولیت ملنے پر فخر ہے۔

السّحاب: اس کڑے وقت میں، جبکہ علاقہ مسعود پر پاکستان کے جیٹ اور توپ آئے روز بمباری کر رہے ہیں، اور پھر امریکی ڈرون طیاروں کی بمباری ساتھ ساتھ جاری ہے، مجاہدین چاروں اطراف میں فوج کے خلاف مصروف ہیں......تو کیا باقی مسلمانانِ پاکستان اور خصوصاً آپ کے اردگرد بسنے والے وزیر قبائل سے تعاون اور مدد کی کیفیت موجود ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: الحمدللہ......اس جنگ میں ہمارے تمام مسلمان بھائیوں نے ہمارے

ساتھ شریک ہوکر اور بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے۔اس میں تحریک کے تمام اعضاء خصوصاً اورکزئی، درّہ آدم خیل اور کرّم کا تو بہت بڑا حصہ رہا ہے۔اس کے علاوہ دیگر ساتھیوں نے بھی خواہ ان کا تعلق باجوڑ سے ہو یا سوات سے......الحمدللہ اس میں بھرپور شرکت کی ہے۔گو کہ سوات کے بھائی اپنے پر حملہ آور فوج کے خلاف بھی نبرد آزما ہیں، لیکن پھر بھی ہمیں ہر محاذ پر ان کا بھرپور تعاون ملا ہے۔

اس کے علاوہ ہمارے پڑوس میں جو وزیر قوم آباد ہے، ان کے حوالے سے یہ بات بہت حوصلہ افزاء ہے کہ ان کی طرف سے الحمدللہ ہر بار سے زیادہ، اس مرتبہ تعاون ملا ہے۔اور ''شوریٰ اتحاد المجاہدین'' کے نام سے ہمارے اور ان کے درمیان جو اشتراک وجود آیا ہے، تو اس کی برکت سے الحمدللہ ہمارا تمام لائحہ عمل اکٹھا چل رہا ہے۔ہمیں ان کی طرف سے بہت تعاون پہلے بھی ملا ہے اور اب بھی الحمدللہ ہمارے درمیان بھائی چارے اور ایک دوسرے پر جاں نثار ہونے کی فضاء ہے۔ہم پروردگارِ عالم کے بہت شکرگزار ہیں کہ ان سے ہمیں بہت حمایت ملی ہے۔

السّحاب: اس ساری جنگ میں اللہ کی نصرت کی واضح علامات......جو آپ کو نظر آتی ہوں...... بیان کیجئے گا؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جہاد کا راستہ دراصل تکالیف اور کانٹوں پر سفر کرنے کے مترادف ہے۔ جیسا کہ قاعدۂ کلیہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے مہربانی بقدرِ قربانی ہوتی ہے، یعنی جتنی ایک بندے کی قربانی ہو، اتنی زیادہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی بھی ہوتی ہے۔فتح ہمیشہ حق ہی کی ہوتی ہے اور باطل اس کے خلاف نہیں ٹھہر سکتا۔اسی طرح اس جنگ کے بارے میں بھی، جس کو پاکستانی فوج نے ''راہِ نجات'' اور ہم نے ''راہِ حق'' کا نام دیا ہے، ہمیں یقین ہے کہ فتح اس بار بھی حق ہی کی ہوگی۔

اس جنگ میں ہر روز کوئی نہ کوئی واقعہ ایسا ہوتا ہے کہ جو محیّر العقول ہو، اور اللہ کی واضح مدد و نصرت کی نشاندہی کرتا ہو۔مجاہدین کا پاکستانی فوج کے خلاف ہمت و استقامت سے دفاع

کرنا، ان کی توپوں، جیٹ طیاروں اور ہیوی گنوں کا مقابلہ کرنا، اللہ تعالیٰ کی فتح ونصرت کی سب سے بڑی دلیل ہے۔ اس کے علاوہ بھی ساتھیوں کے ساتھ جو روزمرّہ کے واقعات پیش آتے رہے ہیں، کہ ان پر ہیلی کاپٹر نے شیلنگ کی اور وہ بچ گئے ......اور شیلنگ مِس ہوگئی، توپوں کے گولے مورچوں کے اندر آ کر بھی نہ پھٹے اور جیٹ طیاروں نے کسی جگہ پر بم مارا اور اس جگہ سے ساتھی محفوظ نکل آئے۔ یہ تو یہاں روزانہ کے واقعات ہیں، آپ اس علاقے کے کسی بھی فرد سے پوچھ لیں تو وہ آپ کو اللہ کی مدد ونصرت کے ایسے بیسیوں واقعات سنائے گا۔

تو ہمیں اللہ تعالیٰ سے یہی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد ونصرت میں ان شاء اللہ مزید اضافہ ہوگا اور ہم اللہ تعالیٰ سے اِس کا سوال کرتے ہیں۔ ہمارا یہ سو فیصد یقین ہے کہ حق اس دفعہ بھی غالب آ کر رہے گا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا حق کو باطل پر غالب رکھنے کا وطیرہ رہا ہے۔

السّحاب: جیسا کہ آپ نے بتایا کہ فوج جیٹ طیارے، ہیلی کاپٹر اور توپ استعمال کر رہی ہے تو عموماً تو فوج کا یہی دعویٰ ہوتا ہے کہ اِن سے دہشت گردوں کے ٹھکانوں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ مگر اس کے برعکس یہ بھی سننے میں آتا ہے کہ عام مقامات مثلاً مساجد اور گھروں کو نشانہ بنایا جاتا ہے، تو اصل حقیقت کیا ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جہاں تک ان کے اس دعوے کا تعلق ہے کہ صرف دشمن یعنی طالبان کو نشانہ بنایا جا رہا ہے، تو یہی نہیں کہ صرف ہمیں نشانہ بنایا جا رہا، بلکہ ہماری نسبت کئی گنا زیادہ وہ عام لوگوں، گھروں اور مدارس و مساجد کو نشانہ بنا رہے ہیں۔ میں ایسے بیسیوں بلکہ سینکڑوں مقامات آپ کو اور صحافی حضرات کو دکھا سکتا ہوں کہ انہوں نے عام گھروں پر بمباری کی اور مساجد کو مسمار کیا ہے۔

السّحاب: حکومت اور فوج کافی عرصہ سے یہ زور لگا رہی ہے کہ کچھ مقامی لوگوں کے لشکر بنائے

جائیں۔اوران کومسعودقبائل کے طالبان کے خلاف جمع کیا جائے۔پچھلے کچھ عرصہ میں یہ بھی مشہور ہوتا رہاہے کہ مجاہدین کے خلاف ایک زین الدین اورایک ترکستان بیٹنی گروپ بن گیاہے،تواس کی کیاتفصیل ہے؟ کیا یہ اتنے مضبوط ومستحکم ہیں کہ مجاہدین کے لیے خطرے یا نقصان کا باعث بنیں؟

مولانا ولی الرّحمٰن: جس وقت سے پاکستان میں حالات بدلے ہیں،یعنی گیارہ ستمبراور سقوط امارتِ اسلامیہ کے بعد سے، پاکستانی حکومت نے ہرمحاذ پر یہ کوشش کی ہے کہ مجاہدین کے خلاف لوگوں اورقوم کوصف آرا کر کےلشکروں اور کمیٹیوں کی صورت میں لاکھڑا کرے۔لیکن آپ اس بات کے گواہ ہوں گے کہ ہرمحاذ پرحکومت کومنہ کی کھانی پڑی ہےاوران لشکروں اورکمیٹیوں سےاس کوکچھ فائدہ نہیں ہوا،البتہ قبائل کے درمیان دشمنیوں کا ایک بیج بودیا گیا ہے۔بعض عام لوگوں کو اسلحہ و پیسہ دے کرمجاہدین کے خلاف اکسایا گیا۔لیکن آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حکومتِ پاکستان کوکسی طرح بھی کامیابی نہیں ہوئی۔جیسے باجوڑ،مہمند،اورکزئی اورپھر کرّم میں۔ ہرجگہ اسے الحمدللہ ناکامی کاسامنا کرنا پڑا۔

ایک مسلح فوج جس کوٹینکوں،توپوں، گن شپ ہیلی کاپٹروں اورطیاروں کی مدد حاصل ہو......اوراس کے علاوہ امریکی آقاؤں کی سرپرستی بھی حاصل ہو......اور وہ تمام آسائشوں سے لیس ہو،تب بھی وہ مجاہدین کے خلاف نہیں ٹھہرسکتی،تو ایک آدمی کومحض سرکاری بندوق نمائش کے طور پرتھمادی جائے کہ فلاں قوم کی اتنی بڑی کمیٹی بن گئی......اتنا بڑالشکر بن گیا......تو یہ بات کسی طور بھی قرینِ عقل نہیں ہے کہ یہ عام آدمی اس جہادی بیداری کے خلاف وہ کام کر دکھائے جسے ملک کی پوری مشنری،فوج اورسول انتظامیہ قابو نہ کر سکے اور نہ ہی ان کے خلاف لڑ سکے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ قبائلی لشکرمجاہدین کے خلاف ٹھہرسکیں گے۔

ہمارے خلاف جن گروپوں کا ذکرآپ نے کیا ہے،تو جہاں تک ان کا تعلق ہے، کیا محض بیس تیس آدمیوں کا کوئی لشکرمجاہدین کا مقابلہ کر سکے گا، جو چرسیوں اورایسے لوگوں پرمشتمل ہو

جن کومعاشرے میں بری نظر سے دیکھا جاتا ہو؟......ان شاءاللہ ایسا کبھی بھی نہیں ہوسکتا،اور نہ ہی ان کا اتنا دم خم اور اتنی حیثیت ہے کہ وہ اس ایمانی و جہادی جذبہ کا مقابلہ کرسکیں۔اگر حکومت نے پہلے بھی اس حوالے سے کوشش کی ہےتو وہ ناکام ہی رہی ہے اور اگر آئندہ بھی کی،تو ان شاءاللہ ناکامی کے سوا انہیں کچھ ہاتھ نہیں آئے گا۔

السّحاب: اس وقت پاکستانی فوج کے مورال کی کیا حالت ہے؟ یہ سننے میں آرہا ہے کہ وہ طالبان کو بار بار معاہدے و مذاکرات کے لئے کہتے ہیں۔تو فوج کے مورال اور ان کی طرف سے بار بار معاہدے کی پیشکش کو دیکھتے ہوئے آپ کیا سمجھتے ہیں کہ یہ آپریشن کتنا لمبا چلے گا؟

مولانا ولی الرّحمٰن: اس سلسلے میں مَیں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پاکستانی فوج جس کے موٹو میں ''جہاد فی سبیل اللہ'' لکھا گیا ہے......اس فوج کو ان ناعاقبت اندیش جرنیلوں نے امریکی صف میں جہاد کے خلاف لاکھڑا کیا ہے۔گزشتہ سات آٹھ سال کے عرصہ میں ان کی کثیر اموات ہوئی ہیں،ان کے اپنے اقرار کے مطابق ان کے سو کے قریب آفیسرز اور چھ سو سے ہزار کے قریب عام فوجی ہلاک ہوئے ہیں۔تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ ان میں لڑنے کا اتنا جذبہ نہیں ہے اور نہ ہی ان میں اتنی ہمت ہے کہ وہ اس علاقے پر قابو رکھ سکیں۔کیونکہ میں نے پہلے بھی ایک سوال کے ضمن میں بتایا کہ وزیرستان کا علاقہ......اور خصوصاً مسعود علاقہ نہایت ہی دشوار گزار ہے۔آپ فرض کر لیں کہ اگر اس میں ایک ہزار چوٹیاں ہیں...... جو کہ درختوں سے پُر ہیں،تو ایک ہزار چوٹیوں پر قبضہ جمانے کے لئے کتنی فوج درکار ہوگی؟......اور پھر یہ فوج اپنے راشن پانی کے لئے کیا کرے گی؟......اور روٹین کی تبدیلی میں آنے جانے کے لئے اور گاڑیوں کی تبدیلی وغیرہ کے لئے کیا کرے گی؟......تو یہ کہاں تک ممکن ہے کہ وہ اس علاقے پر قابو پاسکیں۔ہم تو یہ سمجھتے ہیں، کہ اگر ساری نیٹو افواج،امریکی افواج کے ہمراہ بھی یہاں حملہ آور ہوکر داخل ہوجائیں،تب بھی ہمارے علاقے پر ان شاءاللہ وہ قابو نہیں پاسکیں گے۔

السّحاب: پاکستان میں شریعت کا نفاذ اور امارتِ اسلامیہ کا قیام......اس حوالے سے آپ کیا دیکھتے ہیں؟ پھر یہ بھی بتائیے کہ اگر پاکستان میں امارتِ اسلامیہ یا شرعی نظام قائم ہوتا ہے تو کیا وہ امیر المؤمنین ملا محمد عمر حفظہ اللہ کے تابع ہوگا یا علیحدہ سے یہاں کسی امیر المؤمنین یا کسی حکمران کا اختیار ہوگا؟

مولانا ولی الرّحمٰن: اسلام میں جغرافیائی حدود کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ جب پاکستان وجود میں آیا تھا تو اس وقت کا نعرہ یہی تھا کہ ''پاکستان کا مقصد کیا...... لا الہ الا اللہ''۔ لوگوں کو اس نعرے پر ورغلایا گیا اور انہیں دھوکے میں ڈالا گیا...... میں تو یہی سمجھتا ہوں کہ پاکستان پر قبضہ کیا گیا ہے، آزاد نہیں کرایا گیا۔ انڈیا ١٥ اگست ١٩٤٧ء کو آزاد ہوا اور آج تک اس کی آزادی برقرار ہے۔ آپ دیکھئے کہ اس کے ایک فلمی اداکار کو محض دو گھنٹے تک تلاشی کے لئے روکا گیا تو انڈیا نے باقاعدہ اس پر احتجاج ریکارڈ کروایا، اور امریکی سفیر کو بلا کر اس کو نرم گرم سنائیں۔ اور امریکی حکومت نے اس پر باقاعدہ طور پر معذرت بھی کر لی۔ جبکہ امریکی حکومت پاکستان میں کیا نہیں کر رہی، پاکستانی حکمرانوں اور اس کے بیوروکریٹ طبقے کی وہاں جا کر کس انداز میں تذلیل کی جاتی ہے...... یہ آئے دن اخبارات کی زینت بنتا رہتا، اس کو بیان کرنے کی یہاں ضرورت نہیں ہے۔ میں تو یہی کہوں گا کہ ١٥ اگست کو انڈیا آزاد ہوا، اور پاکستان پر ''پاکستان کا مقصد کیا، لا الہ الا اللہ'' کے نام پر قبضہ کیا گیا۔ جن لوگوں نے اِس کے لئے قربانیاں دی تھیں، انہوں نے صدقِ دل سے اس کے لئے قربانیاں دی تھیں، جنہوں نے ہجرتیں کی تھیں، اللہ تعالیٰ ان کی ہجرتوں کو قُبول کرے، انہوں نے صدقِ دل سے اسلام کے نفاذ اور شریعتِ مطہّرہ کی روشنی میں اپنی بقیہ زندگی گزارنے کا ایک عزم کر رکھا تھا۔ مگر ان کو مایوسی کے سوا کچھ نہیں ملا۔ ان شہیدوں کے خون کی کوئی لاج نہیں رکھی گئی۔ تو میں تو سمجھتا ہوں کہ یہ ان کی ناقدری کرنے اور ان کی بددعاؤں کے سبب ہے کہ آج پوری دنیا میں پاکستان کی تذلیل ہو رہی ہے...... بھیک مانگتا پھر رہا ہے۔

یہاں کے تمام مسائل کا حل اسلامی نظام میں ہے۔ اگر پاکستان میں اسلام ہو تو تمام

مسائل حل ہوں گے۔اور اسلام میں جغرافیائی حدود کی کوئی حیثیت نہیں ہے، اس میں پاکستان، افغانستان اور ''فلانستان'' کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

السّحاب: ان سب حالات میں علماء کا کیا کردار رہا ہے؟ اور پاکستان بھر کے علماء کیا آپ کی حمایت کرتے ہیں؟ اور کیا مقامی علماء کی حمایت آپ کے ساتھ موجود ہے؟ اور اس ضمن میں آپ طلبۂ علمِ دین اور علماء کو کیا پیغام دینا چاہیں گے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: الحمدللہ ہمیں علماء کی طرف سے ہر موقع پر تائید وحمایت حاصل رہی ہے۔ اسکی بہت سی مثالیں ہیں مثلاً مفتی نظام الدین شامزئی شہید رحمہ اللہ، یوسف لدھیانوی رحمہ اللہ اور اس سے پہلے بھی جو اکابر گزرے ہیں انہوں نے موقع بہ موقع ہمارے اس مؤقف کی تائید میں فتاویٰ دیئے ہیں۔اور مولانا عبدالعزیز حفظہ اللہ اور غازی شہید رحمہ اللہ نے تو بانگِ دہل اعلانات کے ذریعے اور ان کو فتوے کی شکل میں شائع کر کے ہمارا ساتھ دیا ہے۔اس کے علاوہ بھی تمام علماء کی تائید ہمیں ہر موقع پر حاصل رہی ہے۔

علماءِ کرام اور مشائخ بزرگانِ دین کی خدمت میں مَیں یہی گزارش کروں گا کہ وہ اس دور اور ان حالات کی نزاکت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔کم از کم اسی بات کا فتویٰ دیں کہ افغانستان میں جو امریکی اور نیٹو افواج صلیبی یلغار سے گھس کر وہاں قابض ہوگئیں ہیں، ان کے خلاف جہاد ہر کسی پر فرض ہے۔اور پاکستان میں جو آئے روز امریکی توسیع پسندانہ عزائم بڑھتے جارہے ہیں، ان کے خلاف اپنے فرائضِ منصبی ادا کریں۔ کیونکہ ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور ہم نے پیش ہونا ہے تو اگر ہم حق بات نہ کہہ سکیں تو کہیں ایسا نہ ہو کہ کل قیامت کے دن ہمیں اللہ تعالی کے حضور حق کو چھپانے پر شرمندگی ہو۔تو میں علماءِ کرام اور مشائخ سے یہی گزارش کروں گا کہ وہ اپنی بساط کے مطابق افغانستان کی سطح پر کھل کر اور پاکستان کی سطح پر بھی کھل کر امریکی عزائم کے خلاف فتویٰ دیں اور ان کے خلاف اٹھ کھڑے ہوں اور اپنے شاگردوں، حواریوں اور اپنے متعلقین سے اُن کے خلاف

اٹھنے کے لیے کہیں۔

السّحاب: آپ اپنے علاقے کے لوگوں کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: علاقے کے لوگوں کے لئے میرا یہی پیغام ہے کہ انہوں نے ہمارے ساتھ شریک ہو کر صبر اور عظیمت کا جو سفر طے کیا ہے...... میں سب سے پہلے ان کے اس جذبے اور صبر پر سلام پیش کروں گا۔ اور ہماری یہی آرزو اور ان سے گزارش ہوگی کہ وہ اس صبر و ہمت کی رسی مضبوطی سے تھامے رکھیں، حالات کے جبر کو سہیں اور اس کا ڈٹ کر مقابلہ کریں۔ حکومت اور لشکروں کے ورغلانے میں نہ آئیں۔ کیونکہ اس سے پہلے بھی لوگوں کو اس کے انجام کا تلخ تجربہ ہو چکا ہے کہ حکومت کے لشکروں، خرچوں اور مفت کی بندوقوں کا انجام دنیا میں کیا ہوتا ہے اور آخرت میں اس کا انجام کیا ہوگا؟ میں نے پہلے بھی کہا کہ الحمد للہ ہماری قوم اس سلسلے میں آج تک ہماری حمایت کرتی رہی ہے اور آئندہ بھی ہمیں اپنی قوم سے یہی امید ہوگی کہ وہ ہر قسم کے حالات کے مقابلہ میں ہمارا ساتھ دے گی۔

السّحاب: پاکستانی فوج کے نام آپ کا کیا پیغام ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: میری پاکستانی افواج اور اس کی سیکیورٹی فورسز کے جتنے بھی ادارے ہیں ان سے یہی عرض ہے کہ وہ اپنی آخرت کا سوچیں، اپنے آپ کو دنیا اور اخرت کی تباہی سے بچائیں اور اس مرتد اور کافر حکومت کی تنخواہ اور مزدوری سے چھٹکارا پائیں۔

اس سلسلے میں تحریک طالبان نے مرکزی سطح پر یہ فیصلہ بھی کیا ہے کہ قبائل کی سطح پر ہمارے تمام لوگ ان اداروں سے نکل جائیں جن کا تعلق سیکیورٹی فورسز سے ہو۔ خواہ وہ فوج ہو، ایف سی ہو یا دیگر، خاصہ دار، لیویز وغیرہ۔ اس حوالے سے یہ مرکزی طور پر فیصلہ ہو چکا ہے کہ ہم تمام قبائل اس سے ابتداء کرتے ہیں کہ وہ فوج سے اور سیکیورٹی اداروں سے استعفیٰ دیں۔ اگر نہیں

دیں گے تو ان کے خلاف وقت آنے پر قدم اٹھایا جائے گا۔

باقی ملک کے مسلمان بھائیوں سے یہی عرض ہے، یہی اپیل ہے کہ وہ ان اداروں کو چھوڑ دیں۔ ان شاء اللہ ان کی روزی کے اسباب اللہ تعالیٰ اس سے بھی بہتر مہیا کریں گے۔ ورنہ یہ لوگ خسر الدنیا والآخرۃ کا مصداق بنیں گے۔

السّحاب: پاکستانی عوام کے لئے آپ کا کیا پیغام ہے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: پاکستانی عوام کو ہمارا یہی پیغام ہے کہ وہ دشمن کے پراپیگنڈے میں نہ آئیں اور تحریکِ طالبان اور جہاد و مجاہدین کی حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ ہمارے خلاف جو بے بنیاد الزامات ٹی وی کی اسکرینوں، ریڈیو اور اخبارات کے صفحوں پر شائع کئے جارہے ہیں، ان پر کان نہ دھریں بلکہ آکر ہماری حقیقت کو اور ہماری اصل صورتِ حال کو جاننے کی کوشش کریں کہ ہم کس مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں، اپنی جانوں کا نذرانہ دے رہے ہیں، اپنے بچوں اور اپنے خویش و اقارب کو چھوڑ کر اپنے علاقوں سے ہجرت کر کے ہم کس مقصد کے لئے لڑ رہے ہیں۔

اور پاکستانی عوام سے ہماری یہی گزارش ہوگی کہ وہ کسی درجہ میں بھی اس کافر حکومت کے معاون نہ بنیں، بلکہ حقیقی صورتِ حال معلوم کر کے جہاد اور مجاہدین کے مؤقف کی ترویج و اشاعت کی کوشش کریں۔ پراپیگنڈوں اور دشمن کے غلط بیانات سے متاثر نہ ہوں۔

السّحاب: دنیا بھر کے مجاہدین اور خصوصاً اپنے اس خطے کے مجاہدین کو آپ کی نصیحت کرنا چاہیں گے؟

مولانا ولی الرّحمٰن: مجاہدین بھائیوں کے لیے ہمارا یہی پیغام ہے کہ وہ کفر اور کفار کے خلاف صبر و استقامت کی رسی مضبوطی سے تھامے رکھیں۔ ان شاء اللہ وہ دن دور نہیں کہ جب پوری دنیا میں اسلامی حکومت قائم ہوگی۔ اس ظلم، جبر اور بربریت کے خلاف مضبوطی سے کھڑے ہو جائیں۔

اسلاف کی تاریخ کو دہراتے ہوئے اپنے مقصد پر مضبوطی سے کاربند رہیں۔ اپنے اعمال اور اپنی آخرت کی فکر کریں۔

اپنی صفوں کو متحد و مضبوط کریں، آپس میں محبت اور **اشداء علی الکفار رحمآء بینہم** کے مصداق بننے کی بھرپور کوشش کریں۔

اور اس سب سے زیادہ بڑھ کر میں مجاہدین بھائیوں کو اخلاص کی تلقین کروں گا کہ وہ اپنی نیتوں کی اصلاح کریں اور اپنے اندر اخلاص وللّٰہیت پیدا کریں جس کی بدولت ان شاء اللہ تمام عقدے کھلیں گے۔ اور کفار کی جتنی بھی طاقت ہے، مادّی لحاظ سے جتنی بھی برتری انہیں حاصل ہے، جتنا ہمارا اللہ تعالیٰ سے تعلق مضبوط ہوگا اتنی ہی تیزی سے ہم کفار اور ان کے مادّی اسباب کا مقابلہ کرسکیں گے اور اسی قدر جلد دشمن ان شاء اللہ مغلوب ہوگا۔

السّحاب: اللہ آپ کو ڈھیروں جزائیں دے کہ آپ نے ان جنگی حالات میں وقت نکالا کہ عام مسلمانان تک ہم مجاہدین کی دعوت اور پیغام پہنچ سکے۔ اور اس موقع پر ہم اللہ تعالیٰ سے یہی دعا کرتے ہیں کہ ہمیں دنیا میں بھی اکٹھا صراطِ مستقیم پر گامزن رکھے اور آخرت میں بھی جنتوں میں عمدہ انعامات سے نوازے اور اپنا دیدار عطا کرے۔ آمین۔ **وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔ و جزاکم اللہ خیر۔**

مولانا ولی الرّحمٰن: آمین، آمین، میں بھی آپ کا بہت شکرگزار ہوں اور ہماری بھی یہی دعا ہوگی کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو جہاد کے اس کٹھن راستے میں صبر واستقامت سے چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ **وما ذالک علی اللہ بعزیز۔ وآخر دعوانا أن الحمد للہ رب العالمین۔**



الحمدللہ تحریکِ طالبان اور مجاہدین میں ہزاروں علماء ہیں۔ دینی مدارس سے پڑھے ہوئے افراد بھی ہیں اور عصری تعلیم سے آراستہ بھی بہت سے لوگ ہیں۔ ہم دینی یا دنیاوی تعلیم سے نا آشنا نہیں۔

البتہ جسے یہ لوگ جدت پسندی کہتے ہیں...... اسلام سے عاری ایک نظام لانا چاہتے ہیں، ہم اس کو جاننا بھی نہیں چاہتے۔ کیونکہ یہ لادینیت کا ایک طوفان ہے۔ جمہوریت ایک کفری نظام ہے، اس طرز پر اگر حکومت مل بھی جائے تب اسے چلانا ہمارا مقصود نہیں۔ الحمدللہ شریعتِ مطہّرہ میں سب کچھ موجود ہے۔ اور ہمارا ایمان اور عقیدہ یہی ہے کہ تمام مسائل کا حل اسی شریعت میں ہے، چاہے وہ دنیاوی مسائل ہوں، روزمرہ کے ہوں، صحت کے ہوں...... حتیٰ کہ علاج معالجے، تعلیم، مواصلات اور دیگر انسان کی ضروریات مثلاً خوراک، لباس، رہنے سہنے کے، تمام کے تمام احکامات، الحمدللہ، شریعتِ محمدیہ ﷺ میں واضح ہیں۔

تو ایسی کوئی بات نہیں ہے کہ ہم شریعت سے نابلد ہوں یا اس سے نا آشنا ہوں کہ نظام کو چلا نہ سکیں۔ الحمدللہ ہمارے ساتھ ہزاروں کی تعداد میں علماءِ کرام، مشائخِ دین اور سمجھ دار طبقہ ہے۔ البتہ گولی کا جواب گولی ہی ہوتا ہے، پاکستانی اور امریکی فوجی آئے دن ہم پر یہ جو حملے کر رہے ہیں تو ان کا جواب یہی گولی ہی ہے۔

